Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوم بدھ

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۳۰ / ۶۵ | ۱۱ محرم ۱۳۹۹ھ ۱۴ صلح ۱۳۵۵ھش ۱۴ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقین اور معرفت کے نتیجہ میں قوت اور شجاعت پیدا ہوتی ہے

یقین موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اسی لئے شہادت کی موت سہل ہے

(۱) "یقین ایک ایسی شے ہے جو انسان کو ایک قوت اور شجاعت عطا کرتا ہے۔ یقین معلومات سے بڑھتا ہے اور جب معلومات وسیع ہوں تو یقین کی قوت سے ایک ماتحت اپنے افسر کے سامنے اپنے مقصد کو بیان کرنے سے نہیں ڈرتا۔ لیکن اگر معلومات کم ہوں تو یقین میں بھی ایک قسم کی کمزوری ہوگی اور پھر خواہ وہ افسر بھی ہو تو اسے بھی دبنا پڑتا ہے۔ یہ صحیح بات ہے کہ زندگی اور طاقت تب پیدا ہوتی ہے جب پورا علم ہو۔ اس وقت انسان اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالتا ہوا بھی پرواہ نہیں کرتا جیسے صحابہؓ جو یقین اور معرفت کے نور سے بھر کر دل میں ایک قوت اور شجاعت رکھتے تھے وہ بادشاہوں کے سامنے کس دلیری سے جا بولے۔ یقین ایسی چیز ہے جو موت کو بھی آسان کر دیتا ہے اسی لئے شہادت کی موت سہل اور آسان ہے۔ اگر ایک سچے مسلمان کو قتل کی دھمکی دی جاوے تو وہ قتل اس کو سہل معلوم ہوگا۔ یقین ایک روحانی مسکن ہے۔ شہادت کی موت والا دنیا اور طول امل کو طاق پر رکھ دیتا ہے۔ غرض انسان کو یقین حاصل کرنا چاہیئے اس سے پہلے کہ وہ فلسفہ اور طبعیات میں ترقی کرے ؎

اے کہ خواندی حکمتِ یونانیاں ✤ حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

جس نے حکمتِ ایمان نہیں پڑھی وہ مُردہ پرست ہی رہا۔"

(۲) "جوں جوں انسان بڑھتا ہوتا جاتا ہے دین کی طرف بے پروائی کرتا جاتا ہے۔ یہ نفس کا دھوکہ اور سخت غلطی ہے جو موت کو دور سمجھتا ہے۔ موت ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس سے کسی صورت میں بچ نہیں سکتے اور وہ قریب ہی قریب ہے۔ ہر ایک نیا دن موت کے زیادہ قریب کرتا جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض آدمی اوائل عمر میں بڑے نرم دل تھے لیکن آخر عمر میں آکر سخت ہو گئے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ نفس دھوکہ دیتا ہے کہ موت ابھی بہت دور ہے حالانکہ بہت قریب ہے۔ موت کو قریب سمجھو تا کہ گناہوں سے بچو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۹۵، صفحہ ۲۹۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ صلح۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے، عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظت اور تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:

ٹانگ میں درد کی وجہ سے طبیعت بہت علیل ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

تجاویز برائے انتظامات جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے انتظامات کو بہتر بنانے کے لئے احباب اپنی تجاویز ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظر ضیافت)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت

خلیفۃ الاسلام کا عالمگیر منصوبہ (صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ) جماعت کے سامنے پیش کر کے اس کے لئے فنڈز مہیا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"دنیا یہ بھی دیکھے گی کہ جس دل میں اللہ تعالیٰ کی خالص ذاتی محبت پائی جاتی ہے اور وہ شخص یا وہ جماعت جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کو خیر کا منبع سمجھتی ہے اور کسی جلائی کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور طرف توجہ نہیں کرتی (کسی اور میں اپنا نفس بھی شامل ہے) وہ کبھی ناکام نہیں ہوتی۔"

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۱۴ صلح ۱۳۵۵ ہش
۱۴ جنوری ۱۹۷۶ء

اخلاق کے فقدان پر دُنیا بھر میں چیخ و پکار

اسلام کا ازسرِ نو احیاء اس امر پر موقوف ہے کہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والے اس کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہو کر اسلامی اخلاق و آداب اور اسلامی معاشرہ کا درخشندہ و تابندہ نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں اور اسلام کا دنیا میں ازسرِ نو غالب آنا اس امر سے وابستہ ہے کہ اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے والے دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچا کر انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنائیں اور انہیں بھی اسلامی تعلیم پر عمل پیرا کرا کے ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کرنے کا وسیلہ ثابت ہوں۔

چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے بموجب اس آخری زمانہ میں احیاءِ و غلبۂ اسلام کی غرض سے ہی مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپؑ نے اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نصائح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے حاصل ہونے والی خداداد قوتِ قدسیہ کی مدد سے پہلے اپنے متبعین کی زندگیوں میں پاک تبدیلی پیدا کی اور اس طرح انہیں اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق و آداب کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے قابل بنایا اور پھر ان میں اشاعتِ اسلام کی کبھی نہ مٹنے والی لگن پیدا کر کے انہیں نسلاً بعد نسلٍ اس خاطر جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے اور کرتے چلے جانے کے جذبہ سے مالا مال کر دکھایا۔ چنانچہ آپؑ کے اس انقلاب انگیز کارنامہ کا ہی یہ ثمرہ ہے کہ آپ کی قائم کردہ جماعت کو آج کے دن تک دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کرنے اور اس طرح غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرنے کی غیر معمولی توفیق ملتی چلی آ رہی ہے اور اس نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔

جماعتِ احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مامور کو مبعوث کر کے اسے اسلام پر عمل پیرا ہونے اور اسلام کو دنیا بھر میں پھیلانے کے ایک ولولۂ تازہ سے ہمکنار فرمایا ہے۔ اس ولولۂ تازہ کو نئی زندگی عطا کرنے اور نئی نسلوں کو اس سے مالا مال کرنے کی خاطر ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسلامی اخلاق و آداب کو اپنانے اور اپنی زندگیوں کو ان کے سانچوں میں ڈھالنے کے لئے ایک خالص علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان فرمایا ہے اور احباب کو زوردار الفاظ میں توجہ دلائی ہے کہ وہ خود اسلامی اخلاق و آداب پر پورے عزم و تہیہ کے ساتھ کاربند ہوں اور اپنی اولادوں کو بھی ان کا پورے طور پر پابند بنائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے جماعت کو اس اہم اور بنیادی کام کی طرف ایسے وقت میں توجہ دلائی ہے اور اس بارہ میں انتہائی کوشش بروئے کار لانے کے عزم کا ایسے وقت میں اظہار فرمایا ہے جبکہ دنیا میں ہر طرف چیخ و پکار پڑی ہوئی ہے کہ آج انسانیت جس عظیم اور ہولناک بحران سے دوچار ہے اس کی تمام تر وجہ یہ ہے کہ روئے زمین پر کوئی ایک قوم بھی ایسی نہیں ہے جو کسی نہ کسی ضابطۂ اخلاق کی پابندی کو ضروری سمجھتی ہو۔ کہنے کو دنیا میں مذاہب کی کمی نہیں ہے لیکن ہر مذہب کے ماننے والے اخلاق کی پابندی سے یکسر عاری ہیں۔ اخلاق کے فقدان کی وجہ سے انفرادی اور اجتماعی سطح پر ایک ایسا فساد رونما ہوا ہے جو روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ہم ذیل میں اس چیخ و پکار کی چند مثالیں یہاں درج کرتے ہیں تاکہ واضح ہو سکے کہ آج دوسروں کی نگاہ میں بھی وقت کی سب سے اہم ضرورت یہ ہے کہ اسلامی اخلاق و آداب کو اپنا کر دنیا کے سامنے اسلام کا عملی نمونہ پیش کیا جائے اور اس طرح دنیا کو اس انارکی اور لاقانونیت سے نجات دلائی جائے جس کی بدولت وہ بڑی تیزی کے ساتھ ہلاکت کی طرف بڑھ رہی ہے۔

حال ہی میں بھارت کے ایک معروف عالم سید ابوالحسن علی ندوی صاحب نے مسلم انسٹی ٹیوٹ ہال لکھنؤ میں بھارت کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مسلمان طلباء سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ اس زمانہ کا سب سے بڑا مسئلہ جو پوری دنیا کے لئے عقدۂ لاینحل بنا ہوا ہے اخلاق کا فقدان ہے جس کی وجہ سے انسان زندگی کو نہیں زندگی انسان کو کنٹرول کر رہی ہے اور انسان بے بس اور مجبور ہو کر بڑی برق رفتاری کے ساتھ تباہی کی طرف بڑھتا چلا جا رہا ہے

اور اس صورتِ حال کا سب سے افسوسناک پہلو یہ ہے کہ انسان اپنی اس بے بسی اور لاچاری کے احساس سے عاری ہے، دنیا کے پُرشور نقار خانہ میں کسی کو خطرہ کی گھنٹی سنائی نہیں دے رہی۔ اس ضمن میں انہوں نے خاص طور پر تعلیم کے شعبہ میں پائی جانے والی انارکی کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"اب میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں اس وقت کا کرائسس (بحران) اس وقت کا سب سے بڑا مسئلہ ہے ایمان و اخلاق کا زوال۔ آپ جہاں جائیں جس ملک میں جائیں اوپر کی سٹوڈنٹس کی لائن میں، سکولوں اور یونیورسٹیوں اور کالجوں میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ کیا استادوں میں کوئی کریکٹر ہے؟ کیا طلباء میں کوئی کریکٹر ہے؟ اس وقت اقوام جس صورتِ حال سے دوچار ہیں (ہمارا اور یورپ جس کا حال میں جانتا ہوں کہ کس طرح یہاں ایک انارکی اور حیوانیت اور وحشت و بربریت کا دور دورہ ہے) وہ یہ ہے کہ انسانیت کے سوا سب کچھ ہے۔ ایمان و یقین اور اخلاق کا فقدان ہے۔" (ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۷۶ء ص۳)

اسی طرح ۸ جنوری ۱۹۷۶ء کے روزنامہ "نوائے وقت" لاہور میں ارشاد علی خان صاحب کا ایک مضمون بعنوان "معاشرتی مسائل اخلاقی انحطاط کا نتیجہ ہیں" شائع ہوا ہے اس میں وہ اخلاق کے فقدان اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی اندوہناک صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"آجکل ہر طرف افراتفری اور بے اطمینانی کا دور دورہ ہے۔ ہر شخص اپنے نفع و نقصان کو پیشِ نظر رکھ کر کام کرتا نظر آتا ہے۔ بزرگ نوجوان نسل کو موردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ نوجوان والدین کو احساسِ فرض سے غفلت کا طعنہ دیتے نظر آتے ہیں۔ بے راہ روی اور تعلیم سے دوری عام ہو رہی ہے۔ اس سلسلہ میں ہر حساس طبیعت کا انسان متفکر نظر آتا ہے کہ قوم کو کیا ہو رہا ہے! تہذیب اپنا رنگ کیوں کھو رہی ہے! دیگر وجوہات کے علاوہ ایک اہم اور بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم میں اخلاقی انحطاط ہے، ہم اخلاقیات سے بے بہرہ ہو رہے ہیں جبکہ اخلاق زندگی کا ایک لازمی جزو ہے جس سے ہماری کشتی سنور سکتی ہے اور دنیا و آخرت دونوں میں کامیابی و کامرانی ہمارے قدم چوم سکتی ہے بشرطیکہ "اخلاق" کا نہایت باریک بینی سے مطالعہ کیا جائے اور اس کی اہمیت کا اندازہ ہو۔"

(نوائے وقت ۸ جنوری ۱۹۷۶ء ص۷)

اور پھر جناب مقبول انور داؤدی نے تو اخلاق کے فقدان اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی اندوہناک صورتِ حال پر آنسو بہاتے ہوئے اپنی دانست میں یہاں تک لکھا ہے کہ:

"ہم پاکستانی بداخلاقی کی انتہائی پستی میں گرے جا رہے ہیں، اور پھر کفارِ مکہ کی طرح اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔ کاش کہ اخلاق کا مسئلہ تحریر و تقریر سے گزر کر عملی جامہ پہن سکے!"

(ہفت روزہ "چٹان" ۱۲ جنوری ۱۹۷۶ء جلد ۲۹۔ شمارہ ۲ ص۱۷)

الغرض موجودہ وقت میں ہر طرف اخلاقی انحطاط اپنی انتہا کو پہنچ چکا ہے۔ اس پر دنیا میں چیخ و پکار پڑی ہوئی ہے۔ تمام انسانی کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں کیونکہ عمل سے عاری زبانی وعظوں نصیحتوں اور ہر قسم کی ظاہری تدبیروں کے باوجود اخلاقی انحطاط روز بروز مہیب سے مہیب تر ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حسبِ وعدہ پاکیزگیٔ نفس اور طہارتِ قلب کا آسمانی نظام قائم کر کے جماعت احمدیہ کے افراد کو یہ موقع عطا کیا ہے کہ وہ خود اسلامی اخلاق و آداب پر عمل پیرا ہو کر اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ ان بے نظیر اخلاق و آداب کو ساری دنیا میں رائج کرنے کے لئے انتہائی کوشش بروئے کار لائیں اور اس طرح اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کی راہ کو ہموار کرتے چلے جائیں۔ فی زمانہ یہی وہ خصوصی شرف ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدی ہونے کی حیثیت میں سرفراز فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقع پر اسلامی اخلاق و آداب کو اپنانے اور اپنی نئی نسلوں کو بھی ان پر عمل پیرا کرانے کے سلسلہ میں تزکیۂ نفوس اور اصلاحِ اعمال کے طور پر جس علمی اور تربیتی جہاد کا اعلان فرمایا ہے اس کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ ہم میں سے ہر شخص کو اس امر کی پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ اسلامی اخلاق و آداب کا عملی نمونہ پیش کرنے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنی جناب سے جو شرف عطا فرمایا ہے اسے ہم نسلاً بعد نسلٍ برقرار رکھتے چلے جائیں تا دنیا میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار سے ہموار تر ہوتی چلی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مہدی علیہ السلام کی صداقت کے دو نشان ـــــ کسوف و خسوف

آسمان بارہ نشان الوقت می گوید ایں دو شاہد از پئے تصدیق من ایستادہ اند

محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد

جماعت احمدیہ کے تراسی ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس منعقدہ ۲۶ دسمبر ۵۵ء بروز جمعہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

امام آخر الزمان کی بشارت

حضرت ابو آخر کی زمانہ میں گلشن اسلام کی آبیاری اور نشاۃ ثانیہ کے لئے قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں ایک امام ثانی مقام کے ظہور کی بشارت دی گئی ہے جس کے عہد مبارک کو خدا تعالیٰ نے بہت مبارک قرار دیا اور بتایا کہ اس کے زمانہ میں اسلام ادیان باطلہ پر غلبہ پائے گا اور اشاعت اسلام کے میدان میں مسلمانوں کو کامیابیاں اور کامرانیاں نصیب ہوں گی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ

یعنی امت محمدیہ کے دو گروہ بہت بابرکت ہیں ایک اولین کا گروہ دوسرا آخرین کا گروہ اور یہ حقیقت ہے کہ ہر گروہ کا ایک امام ہوتا ہے جو آخرین کے گروہ کا امام ہوگا وہی امام آخر الزمان ہوگا۔ اسے احادیث میں مسیح اور مہدی اور رجل فارس کے نام سے بیان کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی مثال بارش سے دی اور فرمایا

لا یدری اوّلہا خیر ام آخرہا

یعنی کہا نہیں جا سکتا کہ امت کی ابتدا بہتر ہے یا آخر بہتر ہے نیز فرمایا

کیف تہلک امتی انا فی اوّلہا والمسیح فی آخرہا

میری امت کس طرح ہلاک ہو سکتی ہے کہ جس کے شروع میں میرا وجود ہے اور آخر میں مسیح ہے

قرآن کریم کی آیت

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

کی تفسیر جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس آیت کریمہ میں اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ مقدر ہے وہ حضرت مہدی آخر الزمان کے زمانہ میں ہوگا۔ پس مسیح موعود مہدی معہود کی امام آخر الزمان ہونے کی تصریح بخاری شریف میں الفیتم امامکم منکم کہہ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی قرار دیا جو بطور ظل طرح آپ کے وارث ہونے والے ہیں جنہیں سورۃ جمعہ کی آیت وآخرین منہم کی تفسیر میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رجل فارس کہا اور آخرین کے گروہ کا معلم القرآن قرار دیا اور ان کی طرف وہی صفت منسوب کی جو مسیح و مہدی کی ہے یعنی ایمان کا قلوب میں پیدا کرنا اور ذہن کو جدل سے پاک کرنا۔ غرض امام آخر الزمان کے وجود باجود کو مسیح و مہدی اور رجل فارس کہکر تین مختلف پیرایوں میں بیان کیا گیا ہے۔ مدعا اصل میں ایک ہی ہے چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات واضح فرما دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

ظہور کا زمانہ

حضرت امام المہدی علیہ السلام کے ظہور کے زمانہ کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اُبَشِّرُکُمْ بِالْمَھْدِیِّ یُبْعَثُ فِیْ اُمَّتِیْ عَلٰی اِخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَزَلَازِلَ فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی اللّٰہُ عَنْہُ وَسَاکِنُ السَّمَاءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ وَیُقَسِّمُ

المال

(کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

میں بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے میری امت میں امام المہدی کو ایسے زمانہ میں مبعوث کرے گا جب دنیا میں ظلم و جور اور اختلافات بڑھ جائیں گے دین کی عمارت منہدم ہو جائے گی زمین جو ظلم و جور سے بھری ہوگی اسے وہ عدل و انصاف سے بھر دے گا اور خدا اس سے راضی ہوگا اور ارض و سماء کے ساکنین بھی اس سے راضی ہوں گے وہ روحانی اموال تقسیم کرے گا۔

چودھویں صدی کی حالت

واقعات گواہ ہیں کہ جب تیرھویں صدی کا خاتمہ ہوا اور چودھویں صدی کا آغاز ہوا تو زمانہ کی کیفیت یہ ہو گئی کہ لوگ حقیقت اسلامیہ سے دور جا پڑے اور حقانیت کی مبارک روشنی کو انہوں نے چھوڑ دیا اور مخالف لوگوں کا یہ حال ہو گیا تھا کہ وہ اعتراضات و شبہات سے ایسے لدے ہوئے تھے جیسے ایک درخت پھلوں سے لدا ہو ان اعتراضات کی وجہ سے ایک بھاری ابتلاء مسلمانوں کو پیش آ گیا۔ ایسی دہریت ناک ہوا اندرونی و بیرونی طور پر چلی کہ جس کا استیصال انسان کے اختیار میں نہ تھا تب مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا اور وہ موعود مہدی کے ظہور کی فریاد کرنے لگے چنانچہ اخبار زمیندار میں لکھا گیا۔ ؎

آنے والے آ زمانے کی امانت کیلئے
منتظر ہیں تیرے بیدادی زیارت کیلئے

حریفان گرامی! خدا نے زمانہ کی حالت پر نگاہ کی مسلمانوں کی پکار کو سنا اور اپنے وعدہ کے مطابق اس موعود منتظر امام المہدی کو قادیان کی سرزمین سے مبعوث فرمایا۔ جس نے دنیا کو یہ مژدہ جانفزا سنایا۔

مَاتَتِ الْقُلُوْبُ وَکَثُرَتِ الذُّنُوْبُ وَاشْتَدَّتِ الْکُرُوْبُ نَعْدُ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃَ اللَّیْلَاءَ وَظُلُمَاتٍ دُلْجَاءَ اِقْتَضٰی رَحِمُ اللّٰہِ نُوْرُ السَّمَاءِ فَاِذَا ذٰلِکَ النُّوْرُ وَالْمُجَدِّدُ الْمَامُوْرُ وَالْعَبْدُ الْمَنْصُوْرُ وَالْمَھْدِیُّ الْمَعْھُوْدُ وَالْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۱)

یعنی اس پر آشوب اور تاریک زمانہ میں خدا نے مجھے نور سماوی عطا فرمایا اور تجدید دین کے لئے مجھے بھیجا اور میں ہی مہدی معہود اور مسیح موعود ہوں۔

مہدی کے لئے دو نشان
کسوف و خسوف

تاریخ دان حضرات جانتے ہیں کہ گذشتہ زمانہ میں بعض لوگ ایسے بھی گذرے ہیں جنہوں نے اپنے ذاتی و سیاسی مفاد کی خاطر امام مہدی کے بارے میں وضعی حدیثیں بیان کیں جن پر اہل فن نے سخت تنقیدیں کیں لیکن انہوں نے امام المہدی کا آنا تسلیم کیا اور یہ مانا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امام کی شناخت کے لئے ایسی امتیازی نشانیاں بیان فرما دی ہیں جن میں انسانی منصوبہ سازی کا کوئی دخل عمل نہیں ہو سکتا اور جن کا تعلق ذات باری کے دست قدرت سے ہے۔ چنانچہ منجملہ ان نشانیوں کے یہ بھی آپ نے فرمایا تھا کہ امام مہدی کے زمانہ میں کسوف و خسوف کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور یہی آج میری تقریر کا موضوع ہے۔

آفاقی نشان

الٰہی رسولوں سے خدا تعالیٰ کی یہ سنت و طریق ثابت ہے کہ وہ مخفی امور کے ثبوت میں بعض امور کو بطور شہادت پیش فرماتا ہے اور اپنے قول پر اپنے فعل کو گواہ ٹھہراتا ہے چنانچہ فرماتا ہے

سَنُرِیْھِمْ اٰیٰتِنَا فِی الْاٰفَاقِ وَفِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَھُمْ اَنَّہُ الْحَقُّ (حٰم سجدہ آیت ۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے ثبوت میں ہم دو قسم کے نشان دکھائیں گے اور دکھاتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ آپ پر حق واضح ہو جائے گا ایک انفسی نشان دوسرے آفاقی نشان۔ آفاقی نشانوں سے وہ نشان مراد ہیں جو زمین کے علاوہ آسمان پر بھی ظاہر ہوں مفسرین اس مقام کو کہتے ہیں جہاں زمین و آسمان ملے ہوئے نظر آئیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت کثرت سے شہب ثاقب گرے جن کو دیکھ کر اہل طائف ڈر گئے اور ایک نے ان میں سے یہ کہا کہ یہ ابن ابی کبشہ (اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لوگ اسی نام سے یاد کرتے تھے) کی وجہ سے ہے۔ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں سدی سے روایت کی ہے کہ شہب ثاقب کا کثرت سے گرنا کسی نبی کی آمد یا دین کے غلبہ کی علامت ہوتی ہے ایسا ہی واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت انجیل متی میں لکھا ہے کہ لوگ ایک ستارہ دیکھ کر یروشلم آئے اور اس بچہ کی بابت دریافت کیا جو یہود کا بادشاہ ہونے والا تھا اور جب یہ خبر ہیرودیس بادشاہ کے علم میں آئی تو وہ ڈر گیا۔ (متی باب ۱)

خدا تعالیٰ کی پاک کتاب قرآن کریم اور احادیث صحیحہ اور بزرگان امت کی کتب اور بائیبل میں ایسا ہی ایک آفاقی نشان یعنی کسوف و خسوف کا حضرت امام المہدی کے زمانہ میں آپ کی صداقت کے لئے مقدر کیا گیا تھا جسے میں الترتیب پیش کرتا ہوں۔

قرآن کریم میں کسوف و خسوف کا ذکر

اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ میں فرمایا ہے:

فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ وَ خَسَفَ الْقَمَرُ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ۔ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ اَیْنَ الْمَفَرُّ۔

(قیامۃ آیات ۸ تا ۱۱)

یعنی جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند کو گرہن ہوگا اور سورج و چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔

مفسرین کے خیال کی تردید

عام طور پر مفسرین نے اس واقعہ کو جو اس آیت میں مذکور ہے قیامت کبریٰ کے دن ہونے والا واقعہ قرار دیا ہے جس دن یہ نظام عالم سب درہم برہم ہو جائیگا لیکن ان کا یہ خیال کئی وجوہ سے درست نہیں قرار دیا جا سکتا۔

۱۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جب قیامت کو یہ نظام عالم قائم ہی نہیں رہے گا تو خسوف قمر کیونکر ممکن ہوگا۔ کیونکہ کسوف و خسوف تو موجودہ نظام عالم میں اوضاع مقررہ و منتظمہ پر موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہورہ دنوں پر موقوف ہے جو فن ہیئت میں مذکور ہیں اور جب یہ ہیئت وضعیہ ہی نہ رہیگی تو چاند کا گرہن ہونا کیونکر ممکن ہو سکتا ہے۔ یہ تو صاف یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہے قیامت کے واقعات میں سے نہیں۔

۲۔ دوسری وجہ یہ خبر قیامت کبریٰ سے متعلق نہیں یہ ہے کہ قرآن کریم نے یہاں خسف القمر کے الفاظ بیان کئے ہیں اور لفظ خسف میں یہ بات لازم ہے کہ چاند گہنائے جانے کے بعد اپنی اصلی حالت کی طرف لوٹے لیکن اگر اس واقعہ کو قیامت کبریٰ سے وابستہ کر دیں تو اس وقت تو شمس و قمر اپنی پہلی حالت کی طرف نہیں لوٹے گا۔ لہذا اس کا تعلق قیامت کبریٰ سے نہیں ہو سکتا۔

۳۔ تیسری وجہ اس واقعہ کی قیامت کبریٰ سے وابستہ نہ ہونے کی یہ ہے کہ قرآن کریم نے نظام عالم کے کلی انہدام اور مضمحل تمام کو نام خسوف نہیں رکھا بلکہ اس کا نام کسوف اور تکویر رکھا ہے پس خسوف قمر کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ اس واقعہ کا تعلق اس دنیا کے نظام سے ہے اور یہ ایک پیشگوئی ہے جس کا تعلق قرب قیامت سے ہے جو امام المہدی کے ظہور کا زمانہ ہے کیونکہ مامورین کی بعثت خود ایک قیامت ہے جس میں روحانی مردے زندہ کئے جاتے ہیں۔ اس امر کا ایک قوی ثبوت خود خدا نے جمع الشمس والقمر کے الفاظ میں بیان کر دیا ہے کیونکہ جب یہ ثابت کیا جا چکا کہ اس واقعہ کا تعلق قیامت کبریٰ اور انہدام کلی کے وقت سے نہیں تو پھر سورج و چاند کے جمع ہونے کی دنیا میں بجز اس کے کوئی صورت نہیں ہو سکتی کہ گرہن کی صورت میں ہی اس دنیا میں اجتماع ہو سکتا ہے کیونکہ دوسری جگہ قرآن نے یہ بھی بتا دیا کہ لَا الشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ کہ سورج اور چاند اکٹھے نہیں ہو سکتے لیکن دونوں کے گرہن ہونے کی صورت میں جمع ہو سکتے ہیں پس اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ چاند کو گرہن لگے گا اور سورج کو بھی گرہن لگے گا یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا اس آیت کے آگے حصہ میں فرمایا اس وقت مکذب کو فرار کی جگہ نہ ہوگی جس کا ہر عالم وہ کسوف و خسوف مہدی معہود کے زمانہ میں ہوگا خلاصہ یہ کہ چونکہ کسوف و خسوف خدا کی پیشگوئی کے مطابق ہوگا اسلئے مکذبوں پر حجت پوری ہو جائیگی۔

علم ہیئت کی رو سے تفسیر

حضرات! اگر قرآن کریم کی ان آیات پر علم ہیئت کے مسلمہ اصولوں کی روشنی میں غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر قطعی طور پر پہنچ جاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ان آیات میں چاند اور سورج دونوں کے گرہن ہونے کی پیشگوئی بیان فرمائی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ خَسَفَ الْقَمَرُ وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ یہاں دو الگ الگ گرہن ہیں خسف القمر میں چاند کے گرہن ہونے کا ذکر ہے اور جمع الشمس والقمر میں سورج کے گرہن ہونے کا ذکر ہے فرق یہ ہے کہ خدا نے سورج گرہن کے لئے کسف کا لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ اس کی جگہ جمع کا لفظ استعمال کیا ہے اور یہ علم ہیئت کی وہ اصطلاح جو سورج گرہن کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ علم ہیئت کی رو سے سورج گرہن قمری ہیئت کی محاق یعنی تاریک راتوں میں اس وقت ہوتا ہے جب سورج و چاند عقدتین کے کسی ایک نقطہ پر جسے ہیئت دان راس اور ذنب کہتے ہیں جمع ہوں تو سورج گرہن ہو جاتا ہے علم ہیئت میں سورج و چاند گرہن کے لئے دو اصطلاحیں قائم کی گئی ہیں چاند گرہن کے لئے تقابل کی اصطلاح جسے انگریزی میں opposition کہتے ہیں اور سورج گرہن کے لئے اجتماع یا قران جسے انگریزی میں conjunction کہتے ہیں۔

۱۔ چنانچہ توفیق الرحمان میں لکھا ہے:

فاذا کانت الارض بین الشمس والقمر کان هناك استقبال وانما کان القمر بین الشمس والارض کان هناك اجتماع (ص ۱۹۵)

یعنی جب زمین سورج اور چاند کے درمیان ہو تو حالت استقبال ہے اور جب چاند سورج اور زمین کے درمیان ہو تو حالت اجتماع کی ہے

۲۔ علامہ بیجلہ اپنی کتاب الفلک میں لکھتے ہیں:

یحدث خسوف القمر عند ما یقع ظل الارض المستنیرة بالشمس علی القمر ... ولا یقع الا فی التقابل عند ما یکون بدرا

یعنی چاند گرہن اس وقت ہوتا ہے جب سورج و چاند باہم مقابل ہوں اور درمیان میں زمین حائل ہو ایک ہی خط مستقیم پر ہوں اور یہ صورت چاند گرہن کی تب ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ بدر ہو۔ اس وقت زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے اور چاند گرہن ہوتا ہے۔ اور سورج گرہن کا یہ اصل اصول بیان کیا ہے۔

ویحدث الکسوف عند ما یقع ظل القمر المستنیر بالشمس علی الارض ... والکسوف لا یحدث الا فی آخر الشهر عند ما یکون القمر فی المحاق۔

یعنی سورج گرہن اس وقت ہوتا ہے جب چاند کا سایہ زمین پر پڑے اور یہ اس وقت نہیں ہو سکتا جب تک سورج و چاند عقدتین پر جمع نہ ہوں اور چاند کی محاق راتیں ہوں یعنی قمری مہینہ کی آخری راتیں۔

توضیح الرحمان جس میں ہیئت کے قوانین سے آیات قرآنیہ کی تفسیر کی گئی ہے اس کے صفحہ ۱۹۵ پر گرہن و صباحت سے سورج گرہن کی بابت لکھا ہے۔

واذا اجتمع الشمس والقمر عند هاتین العقدتین یکون القمر محاذیا لابصارنا وجرم الشمس یحجب نورها عنا وتنکسف الشمس۔

یعنی سورج کے لئے یہ شرط ہے کہ سورج و چاند عقدتین میں سے کسی ایک عقدہ پر جمع ہوں تب زمین اور سورج کے درمیان چاند حائل ہو کر سورج کی روشنی کو ہم تک پہنچنے سے روک دیتا ہے اسے کسوف شمس کہتے ہیں۔

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ کی آیت میں سورج و چاند کے اس اجتماع کا ہی ذکر ہے جو کسوف شمس کے وقت ہوتا ہے اور اس آیت کا صحیح مدعا وہی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ سورج چاند جمع کر دئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن ہوگا جس پر قوانین ہیئت گواہ ہیں۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم اکتوبر تا ۳۰ نومبر ۷۵ء

(۳)

فضل علی صاحب کھوکھر ڈاکخانہ کریانوالہ		۳۵/-
چوہدری حشمت علی صاحب موضع خیرے والہ		۱۵/-
عابدہ صاحبہ	پشاور یونیورسٹی	۳۰/-
انوار احمد صاحب فاروقی	پشاور	۳۰/-
ڈاکٹر بشریٰ قریشی صاحبہ	"	۱۲/۵۰
ملک عنایت اللہ صاحب	"	۱۰/-
میجر مشتاق احمد صاحب	"	۱۵/-
رضیہ ناصرہ صاحبہ	مظفر گڑھ	۲۰/-
سعید احمد صاحب قریشی	رحیم یار خان	۲۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب	بہاولپور	۱۰/-
بیگم عباس علی شاہ صاحب	"	۱۰/-
افضال احمد صاحب منیر	"	۲۰/-
رانا محمد خان صاحب	بہاولنگر	۲۵/-
محمد رفیق صاحب فورٹ عباس	"	۱۰/-
غلام نبی صاحب سیکرٹری مال	"	۱۵/-
منور احمد صاحب موتی بازار	نواب شاہ	۲۰/-
عبدالعزیز صاحب کنری	تھرپارکر	۵۰/-
متین مظفر صاحب احمد آباد اسٹیٹ	"	۳۰/-
بخشہ اماء اللہ	محمود آباد فارم	۳۰/-
صوفی نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال	"	۷۸/-
اہلیہ صاحبہ منشی لعل خان صاحب	محمود آباد فارم	۱۰/-
سلطان احمد صاحب سیکرٹری مال	لطیف آباد فارم	۱۰/-
امۃ السلام صاحبہ بی اے	چھور چک ۱۱۲ شورکوٹ	۱۰/-
چوہدری داؤد احمد صاحب	سانگلہ ہل	۲۵/-
مستری اللہ دتا صاحب سیکرٹری مال	کرتو	۲۰/-
جماعت احمدیہ		۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ		۶۲/-
والدین و اہلیہ صاحبہ مرحومہ نعمت بی بی صاحبہ، میاں فتح دین صاحب		۲۰/-
بشریٰ بیگم صاحبہ	فتح پور	گجرات ۲۰/-
فضلی بیگم صاحبہ	محلہ شاہ پورہ	کھاریاں ۲۹/-
سیکرٹری صاحب مال	شیخوپورہ	۵۲/-
مسرت علی صاحب شیخ ایڈووکیٹ		سیالکوٹ ۱۰/-
عبدالعزیز صاحب	حاجی پورہ	۱۵۰/-
بیگم صاحبہ شیخ ارشد علی صاحب		۱۰/-
سیکرٹری مال صاحب		۱۳/۷۵
محمد حسین صاحب	ڈسکہ	ضلع ۱۰/-
محمد عبداللہ صاحب		۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال ڈنڈ پور کھروڑیاں		۲۰/-
شیخ ناصر احمد صاحب	سیالکوٹ چھاؤنی	۲۰/-
محمودہ بیگم صاحبہ	ڈیرہ غازیخان	۱۰/-
فیروز احمد خان صاحب	ڈیرہ غازیخان	۱۱/-
میاں نیر محمد صاحب	"	۱۲/-
میجر صفی اللہ صاحب	"	۱۰/-
خدا بخش صاحب بستی نزد ارضلع	"	۱۰/-
فیض احمد صاحب چک ۲۲ E.B ضلع ساہیوال		۱۰/-
کیپٹن ظفر علی صاحب اوکاڑہ	"	۱۰/-
" محمود احمد "	"	۱۰/-
امۃ النصیر صاحبہ	"	۳۰/-
شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان	"	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال	"	۷۷/-
شیخ مشتاق احمد صاحب سیکرٹری مال مردان		۱۲/-
مرزا بشیر احمد صاحب	نوشہرہ کینٹ	۲۰/-
احباب جماعت احمدیہ	جھنگ صدر	۵۴۴/-
میاں نثار احمد صاحب عرف اللہ دتا		۱۰/-
میاں عبدالرحمان صاحب گھڑی ساز	"	۱۰/-
میاں احمد منصور صاحب، منجانب بیگم صاحبہ، میاں غلام شبیر صاحب	"	۱۰/-
امۃ العزیز صاحبہ	سرگودھا	۱۰/-
طیب عارف صاحب	"	۱۰/-
رشیدہ بشریٰ صاحبہ	"	۱۰/-
شیخ عبداللطیف صاحب	"	۲۰/-
محمد شریف صاحب چک ۲۵ ج ضلع	"	۱۰/-
چوہدری محمد سلیمان صاحب	"	۱۰/-
ضیاء اللہ صاحب چک ۹ پنیار	"	۱۰/-
سیکرٹری مال صاحب	جہلم	۷۵/-
اہلیہ صاحبہ چوہدری افتخار احمد صاحب	"	۱۵/-
بچگان ملک عبدالمالک صاحب		
	دوالمیال ضلع	" ۲۰/-
ملک بشیر احمد صاحب	"	" ۱۰/-
ڈاکٹر محمد زبیر صاحب	پاڑہ چنار	۵۰/-
چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر، بذریعہ افسر صاحب امانت تحریک جدید	ربوہ	۵۰/-
بیگم صاحبہ میجر جنرل بشیر احمد صاحب ریٹائرڈ		۱۰۰/-
شیخ عبدالعظیم صاحب نوشہرہ دولت پور		۱۰/-
چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال	مہدی آباد	۴۰/-
مبشر احمد صاحب بٹ 203/R.B	مانانوالہ	۱۰/-
لطیف احمد صاحب چغتائی	واہ کینٹ	۱۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد اسحاق صاحب	کوہاٹ	۲۰/-
مشتاق عالم صاحب	ٹیکسلا	۱۰/-
سیکرٹری صاحب مال	کوئٹہ	۳۹/-

اشاعت اسلام کے لئے مالی قربانیوں کی مخلصانہ پیشکش

(قسط ۱۷)

۱- مکرم ملک حمید اللہ صاحب	ڈسکہ	۱۰۰۰/-
۲- " چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۱۰۰۰/-
۳- " محمد اشرف صاحب	سچا سودا ضلع شیخوپورہ	۱۰۰۰/-
۴- " نور احمد صاحب ورک	بہیرا پور "	۱۰۰۰/-
۵- " ملک حامد علی صاحب	کرشن نگر لاہور	۱۰۰۰/-
۶- " نواب خان صاحب	"	" ۱۰۰۰/-
۷- " چوہدری ارشاد احمد صاحب ورک	"	" ۱۰۰۰/-
۸- " ڈاکٹر عبداللطیف صاحب	وحدت کالونی	" ۱۰۰۰/-
۹- " چوہدری صفدر علی صاحب	ہانڈو گوجر ضلع لاہور	۱۰۰۰/-
۱۰- " حمید نصر اللہ خان صاحب	لاہور چھاؤنی	۲۰۰۰/-
۱۱- مکرمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ	"	" ۱۰۰۰/-
۱۲- " جدہ بیگم صاحبہ	"	" ۱۰۰۰/-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جنوری ۷۶ء

خریداران تشحیذ الاذہان و ایجنٹ صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ماہ جنوری مورخہ ۱۰ جنوری ۷۶ء کو سپرد ڈاک کر دیا گیا ہے جن دوستوں کو ۲۰ جنوری تک رسالہ نہ ملے خط لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

اعلان نکاح

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزم عبدالحلیم کے نکاح کا ہمراہ عزیزہ امۃ النور بنت مکرم میر نور احمد تالپور امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ بعوض حق مہر مبلغ پچاس ہزار روپے مسجد مبارک ربوہ میں مورخہ ۲۹ دسمبر ۷۵ء کو اعلان فرمایا۔

نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسی روز خاکسار کی بیٹی عزیزہ ناصرہ بیگم کے نکاح ہمراہ عزیزم عبدالسمیع ولد چوہدری عبدالرحمٰن سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپے اعلان فرمایا۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ہر دو رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(عبدالمجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

درخواست ہائے دعا

۱- میری والدہ محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب اخوند گزشتہ ایک سال سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں حالت تشویشناک ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(نعمہ عزیز بنت ڈاکٹر عبدالعزیز اخوند ربوہ)

۲- عاجز ان دنوں سخت پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان پریشانیوں سے نجات بخشے (آمین)

(سلطان احمد ولد خوشی محمد سٹیشن ٹاؤن سرگودھا)

بخشہ اماء اللہ	جیکب آباد	۱۵/-
فقیر محمد صاحب	کوئٹہ	۱۰/-
امۃ الشافی صاحبہ، دختر صاحبزادہ فضل الٰہی صاحب	چارسدہ	۱۰/-
مسز روبینہ داؤد بیگ صاحب	کوہ نور	۱۰۰/-
احسان الٰہی صاحب	کوئٹہ	۱۱/-

سید جنود اللہ ترک
ڈینٹل کلینک
بلاک نمبر ۱۲ سرگودھا
فون - ۳۷۰۶

سستے انڈے
بازار سے فی درجن پچاس پیسے رعایت
صدر مرغ خانہ - الفیض فلیٹز دارالصدر غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسوسناک حادثہ اور درخواستِ دعا

(مکرم سردار بشیر احمد صاحب انجینئر ربوہ)

میرا بیٹا سردار لطیف احمد عمر ۲۷ سال جو نارتھ امریکن انسٹی ٹیوٹ آف ایوی ایشن ہیمپٹن نیوجرسی امریکہ میں فلائیٹ انسٹرکٹر تھا پرواز کے دوران ایک دوسرے جہاز سے ٹکرانے کے نتیجہ میں ۲۸ دسمبر ۱۹۷۵ء کو شہید ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس وقت اس کے ساتھ ایک سویڈش باشندہ ٹریننگ لے رہا تھا وہ بھی فوت ہو گیا اور دوسرا جہاز کریش لینڈ کر کے بچ گیا۔ الحمد للہ۔

عزیز مرحوم کا تابوت مورخہ ۵ جنوری ۱۹۷۶ء کو ربوہ پہنچا اور دوسرے روز ۶ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت ایک کثیر جماعت کے ساتھ احاطہ مسجد مبارک میں ساڑھے نو بجے صبح نماز جنازہ پڑھائی اور اسی طرح ایک بڑی تعداد بزرگان و احبابِ مقامی اور مہمانان از بیرونِ پاکستان کی مقبرہ بہشتی میں تدفین کے وقت موجود تھی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

عزیز لطیف احمد نے ربوہ میں تعلیم کے دوران ہی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور ہمیشہ باقاعدہ چندہ ادا کرتا رہا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد پوری طرح ادا کرتا رہا۔ نمازیں نہایت خشوع و خضوع سے سنوار سنوار کر پڑھنے کے علاوہ تہجد گذار بھی تھا۔ حضرت اقدس اور دیگر بزرگوں کو دعا کے لئے باقاعدہ خط لکھتا تھا مگر کبھی کسی دنیوی مقصد کے حصول کے لئے نہیں بلکہ خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے اور خدمتِ دین کی توفیق پانے کو ہی لکھتا تھا۔ مرکز اور مسجد سے اور مقامی جماعت سے پورا تعلق رکھتا تھا اور جماعتی کاموں کے لئے ہمیشہ مستعد رہا۔ مرحوم نہایت متقی، پرہیزگار اور متدین تھا لیکن افسوس عالمِ جوانی میں ہی ہم سے جدا ہو گیا۔ ذالک تقدیر العزیز العلیم۔ اس کے سب دوست اور استاد اور جرمنی، انگلستان اور امریکہ کے احباب اس کے اعلیٰ اخلاق اور دینداری کے مداح ہیں۔ اس کے اخلاص اور تقویٰ کے طفیل بفضلہٖ اس کا جنازہ ربوہ پہنچ گیا۔ فالحمد للہ

جناب مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج امریکن مشن، وکالت تبشیر ربوہ، بھائی سردار بشارت احمد صاحب و سردار منیر احمد صاحب لندن، ڈاکٹر محمودہ نذیر کراچی، کیپٹن ایم ایم لطیف صاحب اور میاں شریف احمد صاحب اسلام آباد، خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب، سردار حفاظت احمد صاحب، سردار انیس احمد صاحب، میاں عبدالسلام صاحب مع اہلیہ صاحبہ لاہور اور خلیفہ عبدالعزیز صاحب بیرسٹر کینیڈا کے علاوہ فارن آفس اسلام آباد اور کونسلیٹ جنرل آف پاکستان نیویارک نے کمال مستعدی اور کاوش سے ہر طرف اطلاعات بہم پہنچائیں اور تابوت کو ربوہ پہنچایا۔ فجزاھم اللہ

میرے گھر پر اطلاع ملنے اور تابوت پہنچنے کے موقعہ پر میرے بچوں نے کمال صبر اور ہمت سے صدمہ کو برداشت کیا اور قضائے الٰہی کے آگے سرِ تسلیم خم کیا اور مومنانہ صبر کا مظاہرہ کیا۔

تابوت پہنچنے سے پیشتر اور اس کے بعد ایک کثیر تعداد اعزہ و اقرباء و احباب اور بزرگان کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین مبارکہ نے ہمارے ہاں متعدد بار تشریف لا کر تعزیت کی اور بہت دعائیں دیں اور ایمان افروز تذکرہ کر کر کے میری بچیوں کی ڈھارس بندھائی اور نصائح کیں۔ خطوط اور تاریں متواتر موصول ہو رہی ہیں۔ فجزاھم اللہ خیرًا۔

احبابِ کرام سے استدعا ہے کہ لطیف احمد مرحوم کی بلندیٔ درجات اور میرے اور میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ کریم ان کو صبرِ جمیل کا اجرِ جزیل دے اور مجھے نعم البدل دے۔ آمین۔ مجھے بیماری کے علاوہ بہت سے صدمات برداشت کرنے پڑے ہیں مگر خدا کی رضا پر بفضلہٖ راضی ہوں اور تعزیت ہوں۔

مرحوم کی سیرت پر کسی اور موقع پر انشاء اللہ کچھ تذکرہ کروں گا۔

(دعاؤں کا محتاج خاکسار سردار بشیر احمد انجینئر ۱۸/۸ دارالصدر ربوہ)

یہ بیگ کس کا ہے؟

قیام گاہ نصرت گرلز ہائی سکول سے ایک سیاہ رنگ کا بیگ ملا ہے اس میں استعمال کرنے والے کپڑے، کچھ چینی چائے کی پتی وغیرہ ہے۔ بیگ کی زپ ٹوٹی ہوئی ہے اور آدھا کھلا ہے۔ جس کا ہو نشانی بتا کر دفتر لجنہ مرکزیہ سے حاصل کر لیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

بار ایسوسی ایشن ربوہ کی احتجاجی قرارداد

ربوہ ریلوے سٹیشن پر سرگودھا ایکسپریس کا سٹاپ بحال کیا جائے

"بار ایسوسی ایشن ربوہ متفقہ طور پر اس سانحہ پر گہری تشویش اور افسوس کا اظہار کرتی ہے کہ یکم جنوری ۱۹۷۶ء سے سرگودھا ایکسپریس کا ربوہ ریلوے سٹیشن پر سٹاپ اڑا دیا گیا ہے حالانکہ جب سے یہ گاڑی جاری ہوئی ہے ربوہ سٹیشن پر باقاعدگی سے ٹھہرتی رہی ہے اور ویسے بھی بعض دوسرے سٹیشنوں کی نسبت جہاں یہ ٹھہرتی ہے یہاں سے اسے وافر اور نمایاں طور پر زیادہ آمد حاصل ہوتی رہی ہے۔ بنا بریں ہم حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ سٹاپ کو بلا تاخیر بحال فرما کر انصاف کے تقاضوں کو پورا فرمایا جاوے۔"

(پریذیڈنٹ بار ایسوسی ایشن ربوہ)

ضروری تصحیح

عاجزہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ۲۶ دسمبر کو جو تقریر کی تھی وہ الفضل ۹ اور ۱۰ جنوری کے پرچوں میں شائع ہوئی ہے۔ ۱۰ جنوری کے پرچہ میں صفحہ ۳ کالم چار پر چھٹی سطر پر فقرہ ہے ہر بیماری کے لئے ڈاکٹر کوئی نسخہ تجویز کرتا ہے روحانی بیماریوں کا علاج قرآن مجید ہے جیسا کہ فرمایا ہے ... وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ (یونس: ۵۸) تقریر میں غلطی سے فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ شائع ہو گیا ہے۔ احباب تصحیح فرما لیں۔

خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ولادت

۱۲ دسمبر رات پونے دس بجے کے قریب اللہ تعالیٰ نے عزیزم برادرم عبدالسبحان صاحب طارق پی آئی۔ اے کراچی کو لڑکا عطا فرمایا ہے جو کہ سردار عبدالمنان صاحب کا پوتا اور خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت عبدالمنان خالد نام تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچہ ان دنوں لائلپور سینٹ رافیل ہسپتال میں یرقان سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اس کی کامل صحت، درازیٔ عمر، خادمِ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین اور دینی و دنیوی ترقیات کا حامل بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار خلیفہ صلاح الدین احمد مربی سلسلہ ضلع راولپنڈی حال دارالیمن ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزہ امۃ القدوس بنت ملک سلطان محمود صاحب دارالیمن ربوہ ایف۔ اے کے امتحان کے سلسلہ میں سرگودھا بورڈ کی طرف سے وظیفۂ ذہانت کی حقدار قرار دی گئی ہے۔ الحمد للہ۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ جامعہ نصرت کی بیش از بیش ترقیات کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

حب اٹھرا
مکمل کورس پچیس ۲۵ روپے
ملنے کا پتہ
مشہور دواخانہ
(حکیم نظام جان اینڈ سنز)
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ (فون نمبر ۴۸۴۴)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴